مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی واصلاحی ترجمان

ماہنامہ

دعوۃ الحق

جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ مطابق دسمبر ۲۰۲۳ء

گناہوں سے بچنا بہت ضروری ہے

اعمال صالحہ اور وظائف کا اختیار کرنا آسان ہے؛ مگر گناہوں کو چھوڑنا مشکل معلوم ہوتا ہے، جیسے سہارنپور کا گنّا چوسنا تو آسان اور لذیذ ہے؛ مگر کسی کے منہ سے چھین لینا مشکل ہے، اسی طرح نفس کو جن گناہوں کی عادت ہوگئی ہے، ان کو چھڑانا نفس پر بہت شاق ہوتا ہے، اور عام طور پر لوگ ایسے واعظ کو بھی پسند نہیں کرتے جو برائیوں پر روک ٹوک اور گناہوں کے ترک پر وعظ کہتا ہو، حق تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى“ ان آیات میں چند اصول کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، وہ یہ کہ بعض معاصی کے اثرات سے نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں، جیسا کہ ان آیات میں ارشاد ہوا کہ ”اے ایمان والو! اپنے صدقات کو باطل مت کرو احسان جتا کر اور اذیت دے کر“ اس سے معاصی کے ارتکاب سے احتیاط کی نہایت اہمیت ثابت ہوتی ہے۔

شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ

زیر سرپرستی

طبیب الامت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ماہنامہ

دعوۃ الحق

جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ مطابق دسمبر ۲۰۲۳ء جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۲

بانی و بفیضِ دُعا

شیخ الاسلام شیخ عارف اللہ محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

طبیب الامت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ناظم اعلیٰ مرکز مجلس دعوۃ الحق

مدیر اعلیٰ

حکیم وصی اللہ

ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف رحیمی صاحب

ترتیب وتقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

طابع وناشر

طابع وناشر حکیم وصی اللہ نے

جے۔یم۔پراسس چینئی سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

اندرون ملک

قیمت فی پرچہ..... ۱۰ روپے

سالانہ زرِتعاون..... ۱۰۰ روپے

ششماہی زرِتعاون..... ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ

خط وکتابت وترسیل کا پتہ

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ، ٹملناڈو۔(انڈیا)

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810.
(Vellore Dist. Tamil Nadu) INDIA
Email: mudeer@dawatulhaq.in
www.dawatulhaq.in

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

شمار	عناوین	شخصیات	صفحہ
۱	ذکر وفکر	حضرت مولانا عبدالستار دامت برکاتہم	۳
۲	خزائن القرآن	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ	۷
۳	خزائن الحدیث	حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۱
۴	اشرف النصائح	حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہٗ	۱۵
۵	معارفِ ابرار	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نوراللہ مرقدہ	۱۷
۶	فیضانِ کلیم	طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم	۱۹
۷	دردِ دل کی آہ وفغاں	مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۱
۸	دُرویش کی پند ونصائح	حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نوراللہ مرقدہٗ	۲۴
۹	سیرتِ خاصانِ حق	عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڈھی نوراللہ مرقدہٗ	۲۶
۱۰	دردِ محبت	عارف باللہ حضرت مولانا مشرف علی عارف تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸
۱۱	مسائل واحکام	فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نوراللہ مرقدہ	۲۹
۱۲	انوارِ سنت	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ	۳۰
۱۳	مہلکات	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نوراللہ مرقدہ	۳۱
۱۴	اسلامی عقائد	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نوراللہ مرقدہ	۳۲

نفس کی ہر وقت دیکھ بھال کرتا رہے، نفس کی چال بڑی باریک اور خفیہ ہوتی

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ دسمبر 2023ء

اُمتِ مسلمہ پستی کا شکار کیوں ہوگئی؟

حضرت مولانا عبدالستار دامت برکاتہم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تربیتی نظام میں دنیا کا بھی بھلا ہے، آخرت کی بھی فلاح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

تم میں میرا سب سے پیارا اور قیامت کے دن سب سے قریب وہ ہوگا، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن مجھ سے فرمانے لگے:

انس بیٹے، میری بات سنو! اگر تم سے یہ ہوسکے کہ تمہارا رات دن یوں گذرے کہ تمہارے دل میں کسی کیلئے کھوٹ نہ ہو، کسی کیلئے برائی نہ ہو، کسی کیلئے کینہ نہ ہو، کسی کیلئے بغض نہ ہو تو یہ کرلے۔ پھر فرمایا: میرا طریقہ تو یہی ہے، میری تو سنت یہی ہے کہ میرے دل میں کسی کیلئے برائی نہیں، کھوٹ نہیں، کینہ نہیں، بغض نہیں، فرمایا: جس نے میرے طریقے سے محبت کی، میرے عمل سے محبت کی، میری سیرت سے محبت کی، میرے خلق سے محبت کی، حقیقت میں یہی مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور جس نے مجھ سے محبت کی، جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ادا اُمت کے پاس محفوظ بھی ہے اور اُمت کیلئے نجات کا ذریعہ بھی ہے۔ کوئی ایک ادا بھی ایسی نہیں جو آج امت کے پاس اپنے حبیب کی زندگی کا کوئی حصہ جو وحی آنے کے بعد غیر محفوظ ہوا ہو''۔

اُمتِ مسلمہ پستی کا شکار کیوں ہوگئی؟

آج کوئی خوش نصیب آدمی روضۂ رسولؐ سے ہوکر آجائے تو ہم رشک کی نظر سے دیکھتے ہیں اور دیکھنا بھی چاہئے کہ اس کے نصیب جاگے ہیں، روضۂ رسولؐ سے ہوکر آگیا ہے، لیکن کیا ہی خوش نصیبی ہے کہ آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت اور آپ کا قرب نصیب ہورہا ہے، لیکن اس انعام کیلئے قیمت چکانی ہوگی، اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا حصہ زندگی میں لانا ہوگا، عام طور پر ہمارے ہاں اس شخص کو اللہ والا، نیک، خداترس اور بزرگ سمجھا جاتا ہے جو کثرت سے نوافل پڑھتا ہو، زیادہ روزے رکھتا ہو، حج وعمرے کرتا رہتا ہو، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں، ایک شخص اپنے اخلاق کے بدولت اُس شخص کا مرتبہ پاسکتا ہے، جس کی ساری زندگی قیام میں گذری اور ساری زندگی دن میں روزے سے گذری، ایسا بھلا کون کرسکتا ہے؟ کون ہے ایسا جو زندگی کی ہر رات تہجد میں گذاردے؟ زندگی کا ہر دن روزے میں گذاردے؟ لیکن فرمایا: بالفرض کوئی ایسا کرلے تو اللہ کے یہاں احسن اخلاق کی وہ قیمت ہے کہ اللہ رب العزت اس کو وہ مرتبہ نصیب فرمادیں گے، اس لئے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: کمالِ ایمان کی علامت یہی ہے کہ تمہارے اخلاق اچھے ہوں۔ اگر آج امت اپنے نبی سے اس درجے تک محبت اور تعلق رکھے کہ اپنے نبی کی زندگی کو اپنے لئے نمونہ بنالے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو اپنی زندگی کیلئے معیار بنالے اور آپ کو اللہ نے بھیجا ہی اس لئے ہے کہ آپ معیار قائم کردیں کہ اللہ کو کیا پسند ہے، کیا ناپسند ہے۔ آپ کے اسوۂ حسنہ پیش کردیں، وہ پیمانہ اس امت کو بتادیں انسانیت کو کہ اللہ کے یہاں کیا پسندیدہ ہے، کس پر فلاح اور نجات

ہے اور کس پر ناکامی ہے، آپ بہترین نمونہ ہیں تو اگر آج امت اس درجے سے اپنے نبی سے تعلق رکھے کہ عمل پر آجائے، نبی کے اخلاق پر آجائے، آپ یقین جانیں! اس کی ذلت کے دن ختم ہوجائیں گے، اس کی پستی کا سفر ختم ہوجائے گا۔

جب سے اس امت نے اپنے نبی کے منصب کا خیال نہ رکھا اور آپ کی مبارک زندگی کا لحاظ نہ کیا تو یہ اُمت آج اپنے وقار سے اپنی شان وشوکت سے اور اپنی عزت سے محروم ہوگئی، اس لئے کہ اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی کی قدر نہیں کی، اللہ رب العزت کہہ رہا ہے کہ اگر تمہیں مجھ سے محبت کا دعویٰ ہے اور تم چاہتے ہو کہ میں بھی تم سے محبت کروں تو پھر میرے محبوب کی زندگی لے کر آؤ، تم سے بھی محبت ہوجائے گی۔ تمہیں دعویٰ ہے کہ تمہیں اللہ سے محبت ہے اور تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو پھر اس کی قیمت لاؤ نا!! فَاتَّبِعُوْنِیْ میرے محبوب کی زندگی اپناؤ۔ اللہ کے پیارے لاڈلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا طریقہ اپنی زندگی میں لے کر آئے، وہ میرا بھی محبوب بن جائے گا اور سچ یہ ہے، ہمارا ایمان یہ ہے کہ پیارے حبیب کی طرزِ زندگی کے سوا زندگی گذارنے کا کوئی اور طریقہ ہو ہی نہیں سکتا۔ انسانیت کو جو انسانیت ملی ہے نا وہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی بدولت ملی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا میں آنے کا جو مقصد ہے، وہ یہ کہ آپ اُمت کو ایسی زندگی دے کر گئے ہیں، جس میں اس امت کی دنیا وآخرت کی فلاح اور کامیابی اور کامرانی ہے، یہ مقصد ہے اور حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وہ آپ کی بعثت کا مقصد سمجھتے تھے، آپ کی ہر ایک ادا کو اپنایا بلکہ نہ صرف اپنایا، اس میں اپنے لئے عزت اور سعادت سمجھی دنیا کچھ بھی کہے۔

حضرت ربیع بن عامر رضی اللہ عنہ جب بہ ظاہر اس وقت کی سپر طاقت رستم کے دربار میں تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سچے عاشق اور سچے جاں نثار سے کھانے کے دوران میں کچھ نیچے چیز گر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سنت یہ بھی ہے کہ اگر صاف ہو تو اسے اٹھالو، ہوسکتا ہے تمہارے کھانے کی برکت اسی میں ہو، چنانچہ حضرت ربیع ؓ اُٹھانے لگے کہ کسی نے کہنی ماری کیا کر رہے ہو؟ دنیا کیا کہے گی؟ لوگوں کی نظریں ہیں تم پر، لوگ طعنے دیں گے۔ صحابیٔ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہنے لگے:

''میں ان احمقوں کی وجہ سے اپنے محبوب کا طریقہ نہیں چھوڑ سکتا''۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: تم میں میرا سب سے پیارا اور قیامت کے دن سب سے قریب وہ ہوگا، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے''۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں یہ طاقت ہے کہ وہ اس امت کو جوڑ دیتی ہے، وہ اس امت کو پھر وہی شان وشوکت دلاسکتی ہے اور اگر اپنے نبی ؐ کا طرز چھوڑا، زندگی چھوڑی تو پھر یہ امت فرقہ پرستی کا شکار ہوجائے گی، گروہ بندیوں میں تقسیم ہوجائے گی، پھر نفرتوں میں یہ ایک دوسرے کے لئے مصیبت بن جائے گی۔ ہمیں چاہئے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی دیکھیں، آپ کی زندگی پڑھیں، آپ کی سنتوں کو اپنی زندگی میں لائیں، پھر اللہ رب العزت ہمیں اپنے نبی کی سچی محبت اور اس میں اضافہ اور کل حوضِ کوثر میں اپنے نبی کے ہاتھوں سے شفا اور شفاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں سے حوضِ کوثر کا پانی نصیب فرمائیں گے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو ایسی ہی مبارک زندگی نصیب فرمائے۔ آمین

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ دسمبر 2023ء

دروازۂ صدیقیت قیامت تک کھلا رہے گا

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

اللہ تعالیٰ نے اولیائے صدیقین کا سب سے اونچا مقام حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دیا ہے اور میرے شیخ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ پر صدیقیت ختم نہیں ہے، صدیقیت کا دروازہ قیامت تک کیلئے کھلا رہے گا۔ دلیل سن لو۔ میں تصوف انشاء اللہ! بلا دلیل پیش نہیں کروں گا۔

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

صدیقین جمع ہے یا مفرد؟ جمع کا لفظ ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ پر صدیقیت ختم نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے تو فرمایا خاتم النبیین لیکن صدیق اکبر کو خاتم الصدیقین نہیں فرمایا کہ صدیق اکبر پر صدیقیت ختم ہے، اور حدیث میں ہے کہ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے مگر کس حدیث میں ہے کہ میرے صدیق اکبر کے بعد کوئی صدیق نہیں ہے، لہٰذا قیامت تک صدیقین پیدا ہوتے رہیں گے لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا صدیق اب کوئی نہیں ہوسکتا کیونکہ آپ کی صدیقیت معیتِ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہے اور قیامت تک آنے والا کوئی بڑے سے بڑا ولی بھی کسی ادنیٰ صحابی کے برابر نہیں ہوسکتا اور حضرت صدیق اکبر تو صحابہ میں بھی سب سے افضل ہیں اور اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ ہیں لیکن

اولیائے صدیقین قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے لہٰذا صدیقیت کے اس اعلیٰ مقام پر جانے کی تمنا ہے کہ نہیں؟ یہ بتاؤ کیا مرنے کے بعد دوبارہ کسی کو آنا ہے، جو محنت کرنی ہے ابھی کرلو، مرنے کے بعد دوبارہ حیات نہیں ملے گی، پچھتاؤ گے۔ لہٰذا اولیائے صدیقین کی آخری سرحد تک پہنچنے کیلئے اختر آج آپ کو تدبیر پیش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی اپنی تقریر پر توفیقِ عمل دے اور آپ کو بھی توفیقِ عمل دے کیونکہ مقرر بھی اپنی تقریر پر عمل کرنے کیلئے توفیقِ خدا تعالیٰ کا محتاج ہے۔

صدیق کی پہلی تعریف: اَلَّذِیْ لَا یُخَالِفُ حَالُہٗ صدیق اس ولی اللہ کو کہتے ہیں جس کا قال اور حال ہو، جس کی زبان اس کے حال کے خلاف نہ جائے جیسا قول ہو ویسا عمل ہو، بعض وقت حال آدمی زیادہ دکھاتا ہے اور نعرہ بھی مارتا ہے مگر مولانا محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو سنت کا متبع نہیں ہے اس کا حال بھی قبول نہیں ہے۔

صدیق کی دوسری تعریف: اَلَّذِیْ لَا یَتَغَیَّرُ بَاطِنُہٗ مِنْ ظَاھِرِہٖ جس کے باطن میں تغیر نہ ہو اگرچہ ظاہر کچھ بھی ہو۔ نسبت اتنی قوی ہوجائے کہ مسجد کے گوشہ میں جتنا باخدا ہوا اتنا ہی کلفٹن اور بندر روڈ پر بھی باخدا ہو، جتنا قرب اس کو کعبہ شریف میں حاصل ہے اتنا ہی قرب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سارے عالم میں ہو کیونکہ کعبہ والا اس کے ساتھ ہے، کعبہ والا اس کے دل میں ہے۔

صدیق کی تیسری تعریف: اَلَّذِیْ یَبْذُلُ الْکَوْنَیْنِ فِیْ رِضَا مَحْبُوْبِہٖ وہ اعلیٰ درجہ کا ولی اللہ ہے جو دونوں جہاں اللہ پر فدا کرتا ہے اور دونوں جہاں فدا کرکے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں خود کو قاصر سمجھتا ہے۔ شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مجذوب

نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے خدا! میں آپ کی کیا قیمت ادا کروں کہ آپ مجھ کو مل جائیں تو آسمان سے آواز آئی کہ دونوں جہاں مجھ پر فدا کردے، اس مجذوب نے کہا ؎

قیمت خود ہر دو عالم گفتئ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

اے خدا! آپ نے اپنی قیمت دونوں جہاں فرمائی ہے۔ آپ دام اور بڑھایئے کہ ابھی تو آپ سستے معلوم ہوتے ہیں اگر دونوں جہاں دے کر بھی اے خدا! آپ مل جائیں تو بھی آپ کی قیمت کا حق ادا نہیں ہوا۔ دونوں جہاں دے کر بھی آپ سستے ہیں۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صدیق وہ ہے جو دونوں جہاں محبوبِ حقیقی پر فدا کردے۔ ایک صاحب نے پوچھا کہ دنیا تو ہم دیں گے مگر آخرت کیسے دیں گے؟ میں نے کہا کہ اس کا جواب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم اللہ کی رضا کو مقدم رکھو، جنت کو درجۂ ثانوی میں رکھو تو گویا تم نے آخرت بھی دے دی۔ حدیثِ پاک ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ اے اللہ! تو مجھ سے راضی ہوجا اور میں تجھ سے جنت بھی مانگتا ہوں، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی درخواست میں درجۂ اولیت میں اللہ کی رضا رکھ کر اور درجۂ ثانویت میں جنت کو رکھ کر اپنے عشقِ نبوت کا مقام اُمت کو بتادیا کہ دیکھو نبی کیسا عاشق ہوتا ہے۔ صدیق کی یہ تین تعریفیں ہوگئیں۔

صدیق کی چوتھی تعریف: اب چوتھی تعریف جو اختر کو اللہ نے عطا فرمائی کہ صدیق وہ ولی اللہ ہوتا ہے جو اپنی زندگی کی ہر سانس کو اللہ تعالیٰ پر فدا کرتا ہے اور اپنی زندگی کی ایک سانس بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے، اللہ کے غضب وقہر کے اعمال سے لذتِ حرام کو کشید، چشید اور دید وشنید نہیں کرتا۔ وہ معصوم نہیں ہوتا، لیکن اگر کبھی صدورِ خطا

ہوجائے تو اتنا روتا ہے کہ فرشتے بھی لرزہ براندام ہوجاتے ہیں کہ اللہ کو دیکھے بغیر یہ بندے سجدہ میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے کتنا رو رہے ہیں، آہ وزاری سے، استغفار سے بے قراری کا اظہار کر رہے ہیں، ان کا ایمان بالغیب ہمارے ایمان بالشہادۃ کیلئے قابلِ رشک ہے۔ اس لئے فرشتے ہماری مجالسِ ذکر میں آتے ہیں اور ایک فرشتہ دوسرے فرشتوں کو دعوت دیتا ہے کہ چلو کچھ بندے بیٹھے ہوئے اللہ کی محبت کی بات سن رہے ہیں۔ وہ ہمارے اس ذکر پر رشک کرتے ہیں، کیونکہ دیکھتے ہیں کہ ہم ایمان بالشہادۃ میں ہیں، ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں، یہ بغیر دیکھے اللہ پر فدا ہو رہے ہیں۔ تو ہماری فداکاری اور وفاداری پر وہ رشک کرتے ہیں کہ اللہ کو دیکھا بھی نہیں مگر اپنے دل کی خوشیوں کا خون کر رہے ہیں اور جنگِ اُحد میں ستر شہید اپنی گردن کٹا کر اپنے خونِ شہادت سے اللہ کی عظمتوں کی تاریخ لکھ رہے ہیں۔

تو آپ نے یہ چوتھی تعریف سن لی کہ صدیق وہ ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ کے ساتھ اتنا چپک جائے اور محبت کی جڑ دل کی گہرائیوں میں اس قدر اُتر جائے کہ اگر اس گہری جڑ والے درخت کو بڑے سے بڑے پہلوان بھی ہلائیں تو اس سے چرچر کی آواز بھی نہ آئے یعنی سارے عالم کی حسین، سارے عالم کی لیلائیں اس کو اُکھاڑنا چاہیں تو اُکھاڑنے والوں کے پسینے چھوٹ جائیں گے اس کی جڑیں ایک اعشاریہ بھی اِدھر اُدھر نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ایمان ویقین کو ہمارے دل کی اتنی گہرائیوں میں داخل کردے اور اس قدر مضبوط ایمان عطا فرمادے کہ سارا عالم ہماری حیات کو اللہ کی نافرمانی میں ایک لمحہ کو بھی مشغول نہ کرسکے، آمین۔

جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ

کلماتِ ذکر اور ان کی فضیلت وبرکت

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح اللہ تعالیٰ کے ذکر کی ترغیب دی اور تاکید فرمائی، اسی طرح اس کے خاص کلمات بھی تلقین فرمائے، اگر یہ نہ ہوتا تو اس کا امکان تھا کہ علم ومعرفت کی کمی کی وجہ سے بہت سے لوگ اللہ کا ذکر اس طرح کرتے جو اس کے شایانِ شان نہ ہوتا یا جس سے بجائے حمد وثنا کے معاذ اللہ اس کی تنقیص ہوتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن کلماتِ ذکر کی تلقین فرمائی ہے، وہ اختصار کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تنزیہ وتقدیس اور تحمید وتوحید اور اس کی شانِ کبریائی وصمدیت کے بیان میں بلاشبہ معجزانہ شان رکھتے ہیں اور اس کی معرفت کے گویا دروازے ہیں۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام کلموں میں افضل یہ چار کلمے ہیں: سُبْحَانَ اللهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ عَلٰی شَجَرَۃٍ یَابِسَۃِ الْوَرَقِ فَضَرَبَھَا بِعَصَاہُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ کَمَا یَتَسَاقَطُ وَرَقُ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے درخت کے پاس سے گذرے، جس کے پتے سوکھ چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنا عصائے مبارک مارا تو اس کے سوکھے پتے جھڑ پڑے (اور ساتھ والوں نے وہ منظر دیکھا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمے ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' بندے کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں، جس طرح تم نے اس درخت کے پتے جھڑتے دیکھے۔

تشریح: نیک اعمال کی اس خاصیت کا ذکر قرآنِ مجید میں بھی فرمایا گیا ہے کہ ان کی برکت اور تاثیر سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ ارشاد ہے: ''اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ'' (یقینی بات ہے کہ نیکیاں گناہوں کا صفایا کر دیتی ہیں)۔

احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز اور صدقہ وغیرہ بہت سے اعمالِ صالحہ کی اس تاثیر کا خصوصیت سے بیان فرمایا ہے۔ اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان

چار کلموں کی یہ تاثیر بیان فرمائی اور درخت کے سوکھے پتے عصا کی ایک ضرب سے جھاڑ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کا ایک نمونہ بھی دکھایا۔ اللہ تعالیٰ ان حقیقتوں کا یقین نصیب فرمائے اور ان کلموں کی عظمت و تاثیر سے استفادہ کی توفیق دے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل ذکر ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا قَالَ عَبْدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِہٖ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰی تُفْضِیَ اِلَی الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ بِالْکَبَآئِرِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ دل کے اخلاص سے کہے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' اس کیلئے لازماً آسمانوں کے دروازے کھل جائیں گے، یہاں تک کہ وہ کلمہ عرشِ الٰہی تک پہنچے گا، بشرطیکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

تشریح: اس حدیث میں کلمہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' ایک خاص فضیلت و خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ اگر اخلاص سے یہ کلمہ کہا جائے اور اللہ سے دور کرنے والے بڑے

گناہوں سے بچنے کا اہتمام کیا جائے تو یہ کلمہ براہِ راست عرش الٰہی تک پہنچتا ہے اور خاص مقبولیت تک نوازا جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰی! فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ایک دن فرمایا: میں تمہیں وہ کلمہ بتاؤں، جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضرت! ضرور بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ہے ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ''۔

تشریح: اس کلمہ کے ''خزائنِ جنت'' میں سے ہونے کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ اخلاص کے ساتھ پڑھے گا، اس کے لئے اس کلمہ کے بے بہا اجر وثواب کا خزانہ اور ذخیرہ جنت میں محفوظ کیا جائے گا، جس سے وہ آخرت میں ویسا ہی فائدہ اُٹھائے گا، جیسا کہ ضرورت کے موقعوں پر محفوظ خزانوں سے اٹھایا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشا اس لفظ سے اس کلمہ کی صرف عظمت اور قدر و قیمت بتانا ہے، یعنی یہ کہ جنت کے خزانوں کے جواہرات میں سے یہ ایک جوہر ہے۔ کسی چیز کو بہت قیمتی بتانے کیلئے یہ بہترین تعبیر ہوسکتی ہے۔ واللہ اعلم!

مجالسِ حکیم الامتؒ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے اصلاحی ملفوظات جو روحانی زندگی میں عجیب انقلاب پیدا کرتے ہیں

فرمایا کہ اکثر ریاستوں کے لوگوں میں اب تک بھی سادگی خلوص مروت اور محبت ہے مگر جہاں انگریزی کا غلبہ ہے وہاں نہ ادب ہے نہ خلوص نہ مروت نہ سادگی ہر شخص فرعون بے سامان نظر آتا ہے ریاستوں کی سادگی پر ایک واقعہ یاد آیا جس سے علماء کی سادگی کے ساتھ والیان ملک تک کی سادگی ظاہر ہوتی ہے وہ واقعہ یہ ہے کہ مولانا عبدالقیوم صاحب جو بھوپال میں تشریف رکھتے تھے، ایک مرتبہ بیگم صاحبہ ان کی زیارت کیلئے حاضر ہوئیں جب رخصت ہونے لگیں مولانا نے بیگم صاحبہ کے جوتے سیدھے کر کے رکھ دیئے۔ بیگم صاحبہ بہت شرمائیں اور عرض کیا کہ مجھ کو آپ نے گنہگار کیا مولوی صاحب نے کہا کہ میں نے آپ کو بزرگ سمجھ کر جوتیاں سیدھی کی ہیں بیگم صاحبہ نے کہا کہ مجھ کو آپ نے بزرگ کیسے سمجھا مولوی صاحب نے کہا کہ مجھکو آپ کے شہر میں اتنا عرصہ وعظ کہتے اور نکاح بیوگان کی ترغیب دیتے ہو گیا کہ مگر اب تک ایک نکاح بھی نہیں ہوا۔ یہ تو میری بزرگی تھی اب آپ اپنی بزرگی آزما کر دیکھ لیجئے کہ بس اس کے متعلق ایک عام حکم دے دیں پھر دیکھیں اگر ایک بیوہ بھی نکاح سے رہ جائے اس سے آپ کی اور میری بزرگی معلوم ہو جائے گی۔

بیگم صاحبہ سمجھدار اور دیندار تھیں اگلے ہی روز صبح کو دربار میں بیٹھ کر ایک دم حکم دے دیا اور ایک مناسب مدت معین کر کے اعلان کر دیا کہ اس مدت کے اندر کوئی بیوہ نکاح ثانی سے باقی نہ رہنے پاوے ورنہ سزا ہوگی جناب ہفتہ ہی دو ہفتہ کے اندر اندر تمام بیواؤں کے نکاح ہو گئے مولوی صاحب کی تدبیر کیسی کارآمد ہوئی دیکھئے اس واقعہ میں رئیسہ کی سادگی تو یہ کہ ایک عالم کی زیارت کو خود آئیں اور مولانا کی سادگی یہ کہ ان کی جوتیاں سیدھی کر کے رکھ دیں (جس کے ذریعہ سے بیگم صاحبہ سے ایک دینی خدمت لے لی) اور یہ مولانا تھے بڑے ظریف کسی نے ان سے مسئلہ پوچھا مولوی صاحب نے مسئلہ کا جواب دے دیا اس حدیث سے دلیل طلب کی فرمایا کہ میں نو مسلم نہیں ہوں کہ حدیثیں دیکھ کر عمل شروع کیا ہو۔ میرے آباؤ اجداد سب مسلمان تھے ان کو جس طرح کرتے دیکھا کرنے لگا۔ اسی طرح انہوں نے اپنے بڑوں کو کرتے دیکھا بس اسی طرح سلسلہ آرہا ہے باقی حدیث کا طلب کرنا نو مسلموں کا کام ہے عجیب گہری بات فرمائی۔ یہ غیر مقلدوں پر تعریض تھی کہ باوجود قوت اجتہاد نہ ہونے کے بزرگوں کی تقلید نہیں کرتے۔

فرمایا کہ اب تو ایک ریاست کا قصہ سنا ہے کہ وہاں رئیس کا خانساماں ایک یورپین ہے ان یورپ والوں میں جان نثاری اور اُنس کا مادہ نہیں ہوتا بخلاف ہندوستانی کے کہ وہ جان نثار اور مونس ہوتے ہیں معلوم ہوا کہ وہ انگریز خانساماں معین وقت تک تو نواب صاحب کے کھانے کا انتظار کرتا ہے اس کے بعد باورچی خانہ بند کر کے چل دیتا ہے یہ لوگ روکھے ہوتے ہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ دسمبر 2023ء

اِرشاداتِ محی السنہؒ

مرتب: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کے روح پرور انقلابی اور معرفت سے بھرپور مجالس پیشِ خدمت ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ تلاوت کے بعد دُعا قبول ہوتی ہے یہ کتاب اللہ کی خصوصیات میں سے ہے دُعاء دل کی پکار ہے صرف زبان سے الفاظ دُعاء کافی نہیں ہیں بلکہ دل کو متوجہ رکھنا چاہئے۔ پوری توجہ اور دل کے حضور سے دُعاء مانگنی چاہئے۔

ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ اس موقع پر آپ نے کئی نصیحتیں فرمائیں۔ اُن میں سے ایک نصیحت یہ بھی فرمائی۔

عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ۔ (بیہقی، مشکوٰۃ، ص: ۲/ ۴۱۵)

''تلاوت قرآن پاک کو اور اللہ عزوجل کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کرلو''۔

قرآن پاک کی تلاوت کے جو آداب وشرائط ہیں اُن کا لحاظ رکھا جائے، انتہائی محبت وعظمت کے ساتھ تلاوت کی جائے، تجوید کی رعایت رکھی جائے۔ اس طرح ذکر کا بھی اہتمام کیا جائے۔ اس کیلئے نہ وضو کی شرط، نہ تسبیح کی شرط، نہ کسی خاص وقت اور جگہ کی قید، بلکہ اُٹھتے بیٹھتے جب بھی موقع ہو ذکر کرے اور ذکر بہت سارے ہیں، کلمہ طیبہ، درود شریف، استغفار جو جی چاہے پڑھے اس کا فائدہ کیا

ہوگا۔ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ ''تمہارے ذکر کا باعث ہوگا آسمان میں''۔ یہاں قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ذکر کرنے والے کا تذکرہ آسمان میں کیا جاتا ہے، کتنی بڑی چیز ہے اس کو قرآن پاک میں فرمایا۔

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ۔ (پ:۲،ع:۲) ''تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا''۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ نُوْرٌ لَّكَ فِي الْاَرْضِ۔ (بیہقی، مشکوۃ ص:۲/۴۱۵) ''تمہارے لئے زمین میں نور ہوگا''۔

تلاوت وذکر سے تمام دینی ودنیوی اُمور میں آسانی ہوگی۔ ظاہر ہے کہ جب نور ہوگا تو نور سے سرور ہوگا اور سرور یہ ذریعہ ہے چین وآرام کا۔

ارشاد فرمایا کہ اپنی اپنی مسجدوں میں تین منٹ کیلئے تلاوت کا سلسلہ شروع کرنا چاہئے۔ آج کل ہماری مساجد سونی ہوگئی ہیں نماز پڑھنے کے بعد کچھ کتاب کا معمول ہو تو وہ ہو جائے پھر تلاوت کی جائے، جو قرآن نہیں پڑھتے ہیں وہ بھی قرآن کو لے لیں اور اس کو کھولیں اور انگلی پھیرتے رہیں اور کہتے رہیں کہ یہ بھی حق ہے، یہ بھی حق ہے تو تین منٹ میں کم از کم پانچ ہزار نیکیاں تو مل جاتی ہیں۔ کوئی ایک صفحہ پڑھے گا تو پانچ ہزار آدھا صفحہ پڑھے گا تو ڈھائی ہزار نیکیاں مل جائیں گی۔

ارشاد فرمایا کہ مساجد میں پارے رکھ دیئے جائیں اور کم از کم تین منٹ تلاوت کا اہتمام کیا جائے۔ اگر ایک صفحہ بھی تلاوت کر لی تو پانچ ہزار نیکیاں ان شاء اللہ تعالیٰ مل جائیں گی۔ حرمین شریفین میں تلاوت کا کس قدر اہتمام ہے۔ ہماری مسجدوں میں بھی اپنے ملکوں میں اہتمام ضروری ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاولی ۱۴۴۵ھ دسمبر 2023ء

ملفوظاتِ طبیب الامت

مرتب: حضرت مولانا مفتی خواجہ معصوم ثاقب صاحب مدظلہ

طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت حکیم شاہ کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کی صحبت کیمیاء اثر کے چند نقوش جو قارئین دعوۃ الحق کے پیش خدمت ہیں

آج لوگ طلب لے کے نہیں آتے۔ بھائی یاد رکھو! یہاں تعریف نہیں ہوتی ہے؛ تھوڑی سی مشقت اُٹھانی پڑے گی۔ پہلے خانقاہ کے اندر بہت چھوٹے کمرے ہوتے تھے، جو غرفے کہلاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں بھی لوگ اسی طرح کے گھروں میں رہتے تھے۔ ماضی قریب تک بھی غرفوں اور حجروں کا رواج تھا۔ چار فٹ ساڑھے چار فٹ چوڑا، ساڑھے چھ فٹ لمبا؛ اس میں ایک دروازہ، چھت نیچی، کوئی چھت کچی، روشندان غائب؛ اس میں رہتے تھے سالکین۔

شاہ وصی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے یہاں کمرے ایسے ہی تھے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خانقاہ امدادیہ میں بھی ایسے ہی حجرے اب تک ہیں۔ اس میں بہت مجاہدہ تھا لیکن ترقی تھی، یکسوئی اسی میں ہوتی ہے، ان میں جن کی تربیت ہوئی؛ دنیا نے ان کو قبول کیا۔ ہر جگہ ان کی شہرت وعزت تھی، مقبولیت تھی، وہ جہاں جاتے خلق خدا کیلئے خیر وبرکت اور لوگوں کے لئے مرجع بنتے ہیں۔

میری حاضری ہوئی پرتاب گڑھ میں، شاہ پرتاب گڑھ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بہت

چھوٹا کمرہ ہے۔ ایک برآمدہ تھا۔ کھپریل کا، ایک تخت بچھا ہوا تھا، اس میں لوگ امیر وکبیر سب آتے تھے، وہیں رہتے تھے، کہتے تھے ہمیں سکون مل رہا ہے یہاں۔ جہاں اللہ کا نام لیا جاتا ہے کثرت کے ساتھ، انوارات کی بارش ہوتی ہے درودیوار سے نور ٹپکتا ہے۔ یہاں اللہ کا نام لیا گیا ہے۔ آج ہم لوگ فواحش میں مبتلا ہیں یا غیبت کرتے ہیں یا جھوٹ بولتے ہیں یا ٹیلی ویژن دیکھتے ہیں یا موبائل دیکھتے ہیں۔ ایک صاحب نے اپنے حالات کی اطلاع کی کہ میں موبائل میں گیم کھیلتا رہتا ہوں، موبائل دیکھتا ہوں۔ اصلاح کی طلب اچھی بات ہے۔ میں نے کہا ایسا کرو مغرب کے بعد اپنا موبائل اپنی اہلیہ کے حوالے کردو کہ کل دن میں لے لوں گا۔ ایسے ہی یہاں یونیورسٹی میں ایک پروفیسر تھے ان کی عادت تھی دیکھنے کی، میں نے کہا ٹھیک دس بجے موبائل اپنی والدہ کو دے دو کہ میں لے لونگا اگلے دن گیارہ بجے۔ اب وہ عادت ختم ہوگئی یہ عادتیں بربادی کی طرف لے جاتی ہیں۔ انٹرنیٹ، ویب سائٹ، ٹیلی ویژن، موبائل جو کام کی چیزیں تھیں ہم نے ان کو خرابی میں لے لیا۔ یہ ہمارا قصور ہے۔ اور قصور کیوں آیا ہم نے دین کو پڑھا نہیں۔ سمجھا بھی نہیں۔ نہ دینداروں سے تعلق رکھتے ہیں۔

شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں جگہ کی قلت تھی، بظاہر اچھا مکان نہیں تھا لیکن سالکین بہت آتے تھے، بڑے بڑے رئیس آتے تھے۔ نظام حیدرآباد آئے ظاہر ہے وہ تو بادشاہ تھے۔ اسپیشل ٹرین وغیرہ سب کچھ تھی ان کیلئے۔ اس کے چند روز کے بعد پھر مولانا عبدالحئ فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے؛ تو آپ نے اپنے بیٹے کو بلایا کہ بیٹا تم کو خوشی کس میں ہوئی؟ نظام کے آنے میں یا مولانا عبدالحئ صاحب کے آنے میں۔

روحِ تصوف

مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے (ترجمہ) ایک لقمہ جو میں بے صاف کئے ہوئے نمک کے ساتھ کھاؤں بلاشبہ اُس (عمدہ) پھل سے میرے نزدیک زیادہ لذیذ ہے جس کے اندر تتّیے بھرے ہوئے ہوں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا ہدیہ جس کے اندر کوئی روگ اور مخفی نقصان ہو جیسے وہ ہدیہ جو کسی کو اس کے دین اور صلاح وتقویٰ کی وجہ سے اس طرح دیا جائے کہ اگر یہ اوصاف اُس میں نہ ہوتے تو یہ ہدیہ نہ دیتا تو اس ہدیہ کا ادب یہ ہے کہ دینے والے کو واپس کر دیا جائے اور صرف اُس شخص کا ہدیہ قبول کیا جائے جس کے متعلق یہ اطمینان ہو کہ وہ ہر حال میں محبت کرتا ہے۔ بہی ایسا پھل ہے جس کے اندر زنبور نہیں۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے کہا کہ میری بی بی آپ کو سلام کہتی ہے۔ فرمایا کہ عورتوں کے سلام ہمیں نہ پہنچایا کرو۔

فائدہ: گو بعض مواقع پر جائز بھی ہو مگر پوری احتیاط یہی ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام اللہ کی مخلوق کے سامنے تواضع (عاجزی)

سے پیش آؤ مگر جو شخص خود تم سے تواضع کرانا چاہے اُس کے سامنے ہرگز تواضع نہ کرو۔ کیونکہ اُس کا ایسا چاہنا اُس کے تکبر کی علامت ہے۔ اب اگر تم اُس کے سامنے تواضع وعاجزی کروگے تو تمہاری تواضع اس کے تکبر کی اعانت ہوگی۔

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض ارشادات

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب کوئی عالم اپنے علم پر عمل کرتا ہے تو عامہ مؤمنین کے قلوب اُس کیلئے ہموار ہوجاتے ہیں (یعنی محبت کرنے لگتے ہیں) اور جس شخص کے دل میں کوئی مرض اور کھوٹ ہوتا ہے وہ اُسے ناپسند کرنے لگتا ہے۔

فائدہ: گویا عالم باعمل قلوب کو پرکھنے کیلئے ایک کسوٹی ہے اس کی محبت سلامت ایمان ومقبولیت کی علامت ہے اور اس کا بغض مطرود نامقبول ہونے کی علامت۔

''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنَا حُبُّهٗ عِنْدَكَ''۔

حضرت ابونصر بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۲۷ھ کے بعض ملفوظات

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ تمہارے لئے وہ لوگ کافی ہیں جو بظاہر مرچکے ہیں مگر قلوب اُن کے ذکر سے زندہ ہوتے ہیں یعنی ان کے ہوتے ہوئے ایسے زندوں کی ضرورت نہیں جن کا ذکر بعد میں آتا ہے کافی ہونے کے یہ معنی ہیں۔ اور بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ اُن کے دیکھنے سے بھی زندہ قلوب میں قساوت پیدا ہوجاتی ہے (جو قلب کیلئے بمنزلت موت ہے)۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب تم کسی کو خط لکھو تو حسن عبارت کے تکلف کے ساتھ اُس کو مزین نہ بناؤ۔ اس لئے کہ ایک مرتبہ میں نے ایک خط لکھا۔ پھر ایک ایسا کلام میرے ذہن میں آیا کہ اگر اُس کو لکھتا ہوں تو عبارت بہت چست

اور عمدہ ہوجاتی ہے۔ مگر اس کلام میں کذب اور اگر اس کو چھوڑ دیتا ہوں تو عبارت معمولی ہوجاتی ہے مگر اس صورت میں کلام صادق رہتا ہے میں نے اَمل کرنے کے بعد اسی (دوسری صورت کو اختیار کیا جس سے عبارت معمولی مگر صادق رہے۔ تو مکان کے گوشہ سے ایک ہاتف (غیبی آواز دینے والے) نے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا و آخرت میں قولِ ثابت (صحیح) پر ثابت قدم رکھتا ہے۔

فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں عزیز اور آخرت میں مامون رہے۔ اس کو چاہئے کہ محدث اور شاہد بنے اور امام نہ بنے اور کسی کا کھانا نہ کھائے۔ حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ غیر ضروری طور پر منصبوں اور تعلقات کی چاہت نہ کرے۔

فائدہ: یعنی جب روایت حدیث کرنے والے دوسرے لوگ موجود ہوں اور کوئی خاص حاجت اس کو داعی نہ ہو تو منصب تحدیث اختیار نہ کرے۔ اسی طرح جب احیاءِ حق کیلئے دوسرے لوگ گواہی دینے والے موجود ہوں تو خود گواہی سے بچے ایسے ہی جب امامت کے قابل دوسرے آدمی موجود ہوں تو امام نہ بنے۔ اور جب تک کوئی شرعی ضرورت خواہ اپنی حاجت یا کھانا کھلانے والے کی ضروری دلداری وغیرہ داعی نہ اُس وقت تک کسی کا کھانا نہ کھائے۔ حضرت ممدوح کی اس تقریر سے یہ شبہ بھی رفع ہوگیا کہ محدث اور امام اور شاہد بننا اور اسی طرح دوسروں کا کھانا کھانا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفاء راشدین اور ائمہ دین سے ثابت ہے پھر اُس سے کیسے منع کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان حضرات نے بحد ضرورت اس کو اختیار فرمایا ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ دسمبر 2023ء

اللہ کی محبت میں فنا ہونا

حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ

جانتے ہو نماز میں عاشقوں کا قبلہ کون ہے؟ سنو، عاشقوں کا قبلہ جمالِ باکمالِ دوست کے سوا کچھ نہیں۔ نہ صخرہ، نہ کعبہ، نہ عرش۔ اس عالمِ مجازی میں تم کو ایک عشقِ حقیقی کی مثال دیتے ہیں۔ اس سے تمہاری سمجھ میں بات جلد آجائے گی۔ حضرت خواجہ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے سلطان المشائخ تھے ان کو اپنے پیر سے کامل عشق تھا۔ جب قبض کی حالت آپ کو پیدا ہوتی اور آپ اپنے پیر کے مزارِ پُرانوار پر حاضر ہوتے فوراً بسط حاصل ہوجاتا۔ اسی حالتِ قبض میں ایک دفعہ آپ اس قبر پر حاضر ہوئے۔ کشفِ اسرار سے مکیف ہوکر بہ حالتِ بسط فرمانے لگے ؎

مایۂ شادی است، ایں معدنِ جود و کرم قبلۂ ما روئے دوست، قبلۂ ہر کس حرم

(یہ بخشش و کرم کا خزانہ ساری خوشیوں کا سرمایہ ہے۔ سب لوگوں کا سجدہ گاہ تو خانۂ کعبہ ہے مگر میرا قبلہ دوست کا چہرہ ہے)۔

سچ ہے جس کا قبلہ معشوق کا روئے منور ہو وہ ہر وقت نماز کے مزے میں ہے۔ ”وَفِیْ صَلٰوتِہِمْ دَآئِمُوْنَ“ (وہ لوگ ہمیشہ نماز میں ہیں)۔ آتشِ اشتیاق بھڑک اُٹھی۔ جمالِ محبوب سامنے آگیا۔ بے رکوع اور بے سجود نماز کے مزے لینے لگے۔ یہ لوگ عشق میں مذہب کو نہیں دیکھتے۔ سب عاشقوں کو برابر سمجھتے ہیں۔ نہ کسی فرقے کو اس دائرے سے الگ کرتے ہیں اور نہ کسی گروہ کو اس کا حق دار سمجھتے ہیں۔ یہ دولت جن کو میسر ہوجائے ؎

در عشق نماز بے رکوع است وسجود　　یکساں ست در و مؤمن وترسا وجہود
چوں قبلہ بجز جمالِ معشوق نبود　　عشق آمد ومحو کرد ہر قبلہ کہ بود

(عشق کی نماز بغیر رکوع وسجدے کے ہوتی ہے، یہاں مؤمن وکافر یہودی وترسا سب برابر ہیں، سوائے معشوق کے رُخ کے جب یہاں کوئی سجدہ گاہ نہیں ہے۔ عشق کے آتے ہی جتنے کعبے تھے سب مٹادیئے گئے۔ ایک عزیز کا قول ہے کہ وجود صخرہ وکعبہ سے پہلے محبانِ ازلی کا قبلہ بارگاہِ حضرتِ لم یزل تھا۔ جو حیّ وقیوم لایزل ہے۔ اس فنا کی جگہ اور رنج وغم کے محل میں صخرہ وکعبہ کو جو قبلہ بنایا گیا صرف تسکین وتسلی کیلئے، تاکہ طالبان وسالکانِ راہ کے دل مطمئن رہیں۔

برادرِ عزیز! جانتے ہو سالکِ راہ کو کونسی چیز نماز کی طرف لاتی ہے۔ یا کونسی شے مناجات کی راہ اس پر کھولتی ہے حالت یہ ہوتی ہے کہ پہلے اس کے دل ہی کو اپنی طرف کھینچ لیا جاتا ہے۔ بعدہٗ بے نیازی کی شان دکھادی جاتی ہے۔ پھر کیا ہے، بدن تو نماز میں مشغول، دل میں سوز وگداز پیدا، جان مشغولِ راز ونیاز ہوتی ہے۔

حال اس کا اوہامِ بشری سے بعید اور قدم اس کا بساطِ قرب سے قریب ہوتا ہے۔ اس حال میں اس کو غیر کے ساتھ ملتفت ہونے کی پروا کب ہے۔ اسی معنی کی طرف حضرت خواجۂ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے "لَوْ عَلِمَ الْمُصَلِّیْ مَعَ مَنْ یُّنَاجِیْ مَا الْتَفَتَ" (اگر نماز پڑھنے والا یہ جان لے کہ کس کی بارگاہ میں مناجات کررہا ہے تو ہرگز کسی کی طرف متوجہ نہ ہوگا)۔ اس قسم کا نماز پڑھنے والا ایسی نماز پڑھتا ہے کہ نماز پڑھنے کے وقت فانی الصفت ہوجاتا ہے۔ اور فانی الصفت کو غیر کے ساتھ التفات ناممکن۔

اخلاقِ سلف

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی نور اللہ مرقدہٗ

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے تقویٰ میں پوری چھان بین کرتے اور کسی کو متقی ہونے کا دعوے نہ ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ آدمی پر ذرہ ذرہ اعمال شمار کررہے ہیں۔ آج کل یہ خصلت بالکل معدوم ہے۔ بلکہ اکثر متقی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے آپ میں غور نہیں کرتے۔ صرف صبح شام ذکر کرنا ہی کافی خیال کرتے ہیں۔ اور اپنے قول وفعل طعام ولباس وغیرہ کو مطلق نہیں دیکھتے۔ بلکہ یہ لوگ حیران پھرنے والے مگر مچھ کی طرح ہیں۔ تو ان کا شملہ اور عمامہ تو فقیروں جیسا ہے اور افعال واقوال فاسقوں اور منافقوں جیسے۔

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ تم میں سے کوئی بھی متقی نہیں ہوسکتا جب تک ہر ایسا قول وفعل ترک نہ کردے۔ جس سے دنیا اور آخرت میں فضیحت ہو۔ ایک دفعہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا کہ انسان تقویٰ کی چوٹی پر کب پہنچ سکتا ہے؟ فرمایا جب اپنے تمام خیالات کو طباق میں رکھ کر بازار میں چکر لگائے اور شرمندہ نہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں، تقویٰ یہ نہیں ہے کہ دن بھر روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے اور نیک وبد اعمال کو خلط ملط کرے۔ بلکہ تقویٰ یہ ہے کہ محرمات اِلٰہی کو چھوڑ دے اور فرائض ادا کرے، جو اس سے بڑھ کر کرے وہ نورٌ علیٰ نور ہے۔ آپ

اکثر فرمایا کرتے، متقی کی علامت یہ ہے کہ وہ کلام کرنے سے لگام لگایا گیا ہو۔ جیسے احرام کی حالت میں محرم۔ نیز متقی کو تمام شریعت کا عالم ہونا ضروری ہے۔ ورنہ وہ اپنی جہالت سے تقویٰ کی حدود سے نکل جائے گا اور اسے خبر تک نہ ہوگی۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا گیا کہ آپ میرے لئے وطن بنانے کو کونسا شہر پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، کسی شہر میں اور تجھ میں کوئی رشتہ داری نہیں، تیرے واسطے وہ شہر اچھا ہے جو تجھے تقویٰ پر اُبھارنے والا ہو۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اگر ہم میں سے کوئی متقی ہو تو اس کی زندگی کہیں بھی خوشگوار نہ ہو اور نہ اُسے نیند آئے۔

اے دوست! اپنے آپ کی تلاش کر کیا تو ان کی طرح یا کم وبیش اللہ سے ڈرتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو استغفار کر۔ والحمد للہ رب العٰلمین

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے عیوب کو بالکل پوشیدہ رکھتے اور تقویٰ کے مواقع میں اپنی خوب چھان بین کرتے اور اپنے افعال واقوال کا حساب لیتے رہتے اور اپنے تمام اعضاء کے محرمات میں واقع ہونے کی جستجو کرتے۔ خصوصاً زبان، شکم، فرج اور چشم کی بہت حفاظت فرماتے تھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے ''اِنْتَهِ عَمَّا نَهَاكَ اللّٰهُ عَنْهُ تَكُنْ اَوْرَعَ النَّاسِ''، یعنی جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے تم کو منع کیا ہے اس سے باز رہو، تمام لوگوں سے زیادہ متقی ہو جاؤ گے۔

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عارف باللہ حضرت مولانا مشرف علی عارف تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

خدا کے بعد جن کا مرتبہ ہے وہ پیمبر ہیں
وزیر اُن کے ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہیں

حقیقت میں وہ تعلیمات قرآنی کے پیکر ہیں
وہ اپنی ذات میں اخلاق ربانی کے مظہر ہیں

وہ صورت میں حسیں تر سیرت و کردار میں یکتا
رفیع المرتبت ہیں خلق عالم میں وہ برتر ہیں

خدا کے عاشق صادق ہیں خود محبوب ہیں اس کے
منور ہیں مطہر ہیں وہ رشک و عنبر ہیں

میں ان کی نعت کیا لکھوں میں کیا اوصاف گنواؤں
تخیل سے مرے جو ارفع و اعلیٰ و برتر ہیں

شفیع المذنبینؐ ہیں رحمۃ للعالمین ہیں وہ
وہ مخلوق خدا کے واسطے ہادی و رہبر ہیں

زبان و نطق حیراں ہیں قلم قرطاس ہیں قاصر
وہ عارفؔ تیری نعت و مدح سے بالا و برتر ہیں

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاولی ۱۴۴۵ھ دسمبر 2023ء

کپڑوں کی پاکی اور ناپاکی کے مسائل

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

سوال: دھوبی کے دھوئے کپڑے پاک ہوتے ہیں یا ناپاک؟ کیونکہ دھوبی کپڑے کو تین بار نہیں دھوتے، دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑے پر اگر کوئی دھبہ بڑا یا چھوٹا موجود ہو تو اس کو پاک کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: دھوبی بڑے تالاب یا نہر یا دریا میں کپڑے دھوتے ہیں تو وہ کپڑے پاک ہیں، بہتے پانی یا کثیر پانی میں کپڑے کا پڑا رہنا بھی تین بار دھونے کے حکم ہے۔ پکا نشان (دھبہ) باقی رہ جائے اور نجاست کا جسم دھل جائے تب بھی کپڑا پاک ہے۔

سوال: کپڑے پر نجاست دیکھی مگر نجاست لگنے کا وقت معلوم نہیں تو کپڑا کب سے نجس سمجھا جائے گا۔

جواب: اگر وہ نجاست منی ہے تو جس وقت سو کر بیدار ہوا اس وقت سے کپڑا نجس سمجھا جائے گا۔ اگر وہ اس کا پاخانہ پیشاب ہے تو پاخانہ پیشاب کرنے کے وقت سے نجس ہوگا۔ اگر کوئی اور نجاست ہے تو دیکھنے کے وقت سے۔

سوال: کپڑے کی عین نجاست مرئیہ یا غیر مرئیہ مستعمل پانی ایسا ناپاک پانی جس میں نجاست کا اثر بظاہر نہ ہو عین نجاست زائل کر دیں اس کے بعد کسی برتن میں پاک پانی لے کر کپڑا ڈال کر ایک دفعہ اُٹھا کر نچوڑ ڈالیں تو پاک ہوا یا نہیں؟ زوال نجاست کا غلبہ ظن بھی حاصل ہو جائے۔

جواب: اس کپڑے میں ناپاک پانی پوری طرح داخل ہو چکا ہے اب ایک دفعہ اس کو نچوڑ دینا کافی نہیں، تین دفعہ دھو کر نچوڑیں تب پاک ہوگا۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ دسمبر 2023ء

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا طریقہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

بالوں کی سنتیں

۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک اور دوسری روایت کے مطابق کانوں تک اور ایک روایت کے مطابق کانوں کی لَو تک تھی، ان کے قریب تک ہونے کی بھی روایات ہیں۔

۲) پورے سر پر بال رکھنا کانوں کی لَو تک یا اس سے کسی قدر نیچے سنت ہے اور پورا سر منڈوا دینا بھی سنت ہے اور اگر کتروانا چاہے تو پورے سر کے بال سب طرف سے برابر کتروانا جائز ہے لیکن آگے کی طرف سے بڑے رکھنا اور گردن کی طرف سے چھوٹے کرا دینا جس کو ''انگریزی بال'' کہتے ہیں جائز نہیں۔ اسی طرح سر کا کچھ حصہ منڈوا دینا اور کچھ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے بچائے۔

۳) داڑھی کو بڑھانے اور مونچھوں کو کم کرنے کے متعلق احادیث میں حکم وارد ہے۔ داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کتروانا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے محفوظ رکھے، ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے اور ایک مشت کی مقدار سنت سے ثابت ہے۔

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سنتیں)

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ دسمبر 2023ء

گناہ اور اس کے نقصانات

شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آج ہم لوگ زہر کھا رہے ہیں یعنی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کا تریاق وعلاج یعنی توبہ وشریعت وسنت پر عمل کے لئے تیار نہیں ایسی صورت میں زہر کھانے والا کب تک صحت مند رہ سکتا ہے جس طرح زہر کے استعمال کرنے سے زندگی کے بجائے موت آجاتی ہے اسی طرح ان گناہوں میں سے ایک ایک گناہ یہ بھی جنت کی زندگی کے بجائے جہنم میں پہنچا دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرمائے۔

چند گناہ کبیرہ جن پر وعیدیں آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۲۸) عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا۔

جو ماں باپ شروع سے ہی اپنی بچیوں کو اسلامی لباس نہیں پہناتے ہیں تو یہ بچیاں قیامت کے میدان میں اپنے ماں باپ پر مقدمہ دائر کریں گی۔

(۲۹) بدکاری کرنا۔

لڑکوں سے بری حرکت کرنے والی قوم لوط کو اللہ تعالیٰ نے آسمان تک اٹھا کر زمین پر اوندھے منہ پٹخ دیا تھا۔ اسلامی حکومت میں بھی پہاڑ سے پٹخ دینا سزا بیان کی گئی ہے۔

گناہ کے نقصانات

(۹۲) دل میں تاریکی وظلمت پیدا ہوجاتی ہے جس کی نحوست سے آدمی بدعت وگمراہی وجہالت میں مبتلا ہوکر ہلاک ہوجاتا ہے۔

(۱) الایمان باللہ وصفاتہ

نظر فرمودہ شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ اور اس کی صفات کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف: دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

عقیدہ:۸ اللہ تعالیٰ جتنی باتوں اور جتنی چیزوں کا علم ہے انکو کوئی بھی اپنے گھیرے میں نہیں لے سکتا ہے، اور وہ سب چیزوں کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے اور وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کو تمام احکامِ دینیہ اور جس قدر علم چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے۔

عقیدہ:۹ اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت اور اس کی باریکی کو کوئی نہیں جانتا، دنیا میں جاگتی ہوئی اِن آنکھوں سے اُس کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے، اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب پہچانتے ہیں۔

عقیدہ:۱۰ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی خوبیوں اور کمال والا ہے، اس کے اچھے اچھے نام ہیں، وہ اور اس کی تمام صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی، ان میں کمی اور اضافہ اور کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810. (Vellore Dist.)
Email: mudeer@dawatulhaq.in Phone: 04171-231292
www.dawatulhaq.in

FOR PRIVATE CIRCULATION ONLY

جواہر حکمت

یہ کیا زاہد خشک تو چاہتا ہے
کہ ہر شے سے دل کا خلو چاہتا ہے
عبث ہے عبث سعیِ ترکِ تمنا
کہ دل فطرۃً آرزو چاہتا ہے

(حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ)